REGD No. L. 5254

69

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

۱۵ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ /

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۱ اخاء ۱۳۳۵ ہش ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۴۷


## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے

**طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ**

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کل یہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اور ایک نہایت ہی پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔

# خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب

## ایمان شیشے سے بھی زیادہ نازک چیز ہے غیرت کے اظہار کے بغیر اس کی حفاظت ہرگز ممکن نہیں

### خدمت خلق کا فریضہ اس جانفشانی سے ادا کرو کہ شدید سے شدید دشمن بھی تمہارا گہرا دوست بن جائے

ربوہ ۱۹ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج یہاں نماز جمعہ کے بعد خدام الاحمدیہ کے سولہویں سالانہ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے افتتاحی خطاب میں قرآن مجید کی روشنی میں اس امر کو واضح کیا کہ ایمان شیشے سے بھی زیادہ نازک چیز ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے انسان میں غیرت کا جذبہ ہونا ازحد ضروری ہے۔ حضور نے منافقین کے حالیہ فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ محض منہ سے وفاداری کا اعلان کوئی معنے نہیں رکھتا۔ ضروری ہے کہ اس وفاداری کا اپنے عمل سے ثبوت دیا جائے۔ اور وہ قرآنی حکم کے بموجب یہ ہے کہ احباب جماعت منافقین سے جو فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہیں کسی قسم کا خفیہ تعلق نہ رکھیں۔ اور اس ایمانی غیرت کا مظاہرہ کریں جس کا قرآن ان سے مطالبہ کرتا ہے۔ حضور نے واضح فرمایا جو لوگ غیر مذاہب والے ہوں اور ان کی نیت فتنہ و فساد کی نہ ہو۔ قرآن ان سے ملنے سے منع نہیں کرتا۔ اس نے فسادی عنصر سے خفیہ تعلق رکھنے سے منع کیا ہے۔ حضور نے خدام کو خصوصیت سے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ وہ خدمت خلق کا فریضہ نہایت بے لوث طریق پر اس جانفشانی سے ادا کریں کہ شدید سے شدید مخالف بھی ان کا گہرا دوست بن جائے۔ حضور نے فرمایا خدمت کا یہ معیار ہی تم کو صحیح معنوں میں خدام الاحمدیہ کہلانے کا مستحق بنا سکتا ہے۔

مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھانے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین بجے سہ پہر کے قریب موٹر کار کے ذریعہ خدام الاحمدیہ کے مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ مقام اجتماع کے وسط میں سٹیج پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے رونق افروز ہونے کے بعد جناب چوہدری شبیر احمد صاحب مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے قرآن مجید کا ایک رکوع تلاوت کیا۔ بعدہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام سے ان کا حسب ذیل نیا عہد دوہروایا۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی قومی اور ملی مفاد کی خاطر میں اپنی جان۔ مال۔ وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔ اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گا۔ اور خلیفۂ وقت جو بھی معروف فیصلہ کریں گے۔ اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں تمام خدام نے کھڑے ہو کر یہ عہد دہرایا۔ بعدہ حضور ایدہ اللہ نے خدام کو ایک روح پرور افتتاحی خطاب سے نوازا جس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے افتتاحی خطاب کا آغاز قرآن مجید کی ان آیات سے فرمایا۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ (آل عمران آیت ۱۱۹)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے غیروں سے خفیہ طور پر تعلق نہ رکھو اور ان کو دلی دوست نہ بناؤ۔ وہ تم کو تباہ کرنے میں کمی نہیں کرتے وہ تم کو تکلیف میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے مونہوں سے ان کی دشمنی ظاہر ہو چکی ہے۔ اور جو کچھ ان کے سینوں میں چھپا ہوا ہے۔ وہ اس سے بھی زیادہ بڑا ہے۔ اگر تم عقل کرتے ہو تو یقیناً ہم نے آیات کو تمہارے لئے کھول کر بیان کر دیا ہے۔

حضور نے فرمایا قرآن مجید کی اس آیت میں اس دور کے متعلق تعلیم دی گئی ہے جو آجکل ہم پر گزر رہا ہے۔ اس وقت بعض منافقوں نے جماعت میں فتنہ پیدا کر رکھا ہے۔ جماعت کے دوستوں نے اس فتنہ سے اپنی برأت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے عہد وفاداری کو دوہرایا ہے۔ اور ہر جگہ کی جماعتوں نے وفاداری کے عہد بھجوائے ہیں۔ لیکن قرآن مجید کی اس آیت میں عہد وفاداری باندھنے کے علاوہ بعض اور باتوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ایسے فتنوں کے وقت محض عہد وفاداری ہی باندھنا کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے مثبت اور منفی دونوں قسم کے اقدامات کی ضرورت ہے۔ مثبت کام تو یہ ہے کہ ایمان لانے والے وفادار رہیں۔ اور منفی نوعیت کا کام یہ ہے کہ وہ لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِکُمْ کے تحت فتنہ پھیلانے والوں اور فساد کی طرح ڈالنے والوں سے کوئی دوستی اور تعلق نہ رکھیں۔ ورنہ ان کے ساتھ خفیہ دوستی اور تعلق رکھنے کے نتیجہ میں ایمان لانے والوں کا عہد وفاداری خاک میں مل جائے گا۔ قرآن کے اس اصل کی موجودگی میں کسی بیرونی تحریک کی ضرورت نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ باطنی غیرت کا از خود اظہار ہی قرآن مجید کی اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے لئے کافی ہے۔ آخر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیکھرام سے ملنے اور اس کے سلام کا جواب دینے سے احتراز کیا تھا تو


(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)





ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء

# انجمن احمدیہ کی قرارداد

لاہور کے ایک ہفت روزہ جریدہ میں مقامی اور مرکزی انجمن کی قراردادوں کے متعلق تنقید و تبصرہ شائع ہوا ہے۔ اگرچہ معاصر شروع ہی میں لکھتا ہے کہ

وہ جماعت احمدیہ کی ایک مقامی شاخ کا اپنے ایک رکن کے خلاف تادیبی کارروائی کرکے اسے اپنی رکنیت کے حق سے محروم کرنا جماعت احمدیہ کا اپنا اندرونی معاملہ ہے۔ اور اس لحاظ سے اخباری تنقید و تبصرہ کی حدود سے بالاتر ہے۔ لیکن ........

لیکن کے آگے معاصر نے جو کچھ لکھا ہے۔ افسوس ہے کہ اس نے اپنے مندرجہ بالا اصول کی خود ہی عملی تردید کردی ہے۔ جب معاصر مندرجہ بالا اصول کو مانتا ہے۔ اور خود ہی اس کو پیش کرتا ہے۔ تو اس کو چاہیئے تھا۔ کہ خود بھی اس کی پابندی کرتا۔ یہ اصول اس لئے درست ہے۔ کہ کسی جماعت یا انجمن کے اندرونی معاملات سے اور اس کے نظام سے باہر کا آدمی کلی طور پر واقف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اگر وہ ایسے امور پر قلم اٹھاتا ہے تو صحیح حالات معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اکثر غلط تنقید کر جاتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ کسی جماعت۔ گروہ یا انجمن کے اندرونی معاملات میں دخل دینا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ ایک باپ اپنے بیٹے کے کسی فعل سے ناراض ہو رہا ہو۔ تو کوئی اور راہ چلتا آدمی اپنا کام چھوڑ کر خود بخود ان کے ذاتی معاملہ میں دخل اندازی کرے۔ اور باپ یا بیٹا کی طرفداری کرنے لگے۔ اور فساد کو کم نہیں بلکہ زیادہ کرنے کا موجب بنے۔

اس لحاظ سے یہ اصول دنیا میں قیام امن کے لئے نہایت اہم ہے۔ اور اگر اس کی کماحقہ پاسداری کی جائے۔ تو دنیا سے بہت سا فساد اور بدامنی ختم ہو جائے۔

معاصر نے جو تنقید و تبصرہ کیا ہے۔ وہ اسی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ جو ایک باہر سے دیکھنے والے کو کسی کے اندرونی معاملات سے ناواقفیت کی وجہ سے لگ سکتی ہے۔ معاصر لکھتا ہے کہ

"لیکن جس جرم کی بناء پر لوکل انجمن ربوہ نے اپنے ایک رکن کے خلاف اسے اپنی رکنیت سے خارج کرنے کی شدید کارروائی کی ہے۔ اور پھر جس طرح مرکزی انجمن احمدیہ نے اس شدید کارروائی پر صاد کیا ہے۔ اس سے عام جمہوری ذہن میں چند سوالات پیدا ہوتے ہیں۔"

ہمیں یقین ہے کہ معاصر نے جو اپنی یہ رائے ظاہر کی ہے۔ نیک نیتی سے کی ہے۔ لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ معاصر نے اس کو شدید کارروائی کہنے میں غلطی کھائی ہے۔ معاصر نے اگر ربوہ کی لوکل انجمن احمدیہ کا ریزولیوشن غور سے پڑھا ہوتا۔ تو وہ اس کو شدید کارروائی کا نام نہ دیتا۔ ذیل میں ہم کچھ عبارت ریزولیوشن سے نقل کرتے ہیں۔

"کوئی غیرت مند مبائع احمدی پیغامیوں کے اس الزام کو سنکر خاموش نہیں رہ سکتا۔ لیکن مولوی عبدالمنان صاحب جن کا مبائع ہونے کی حیثیت سے حق تھا۔ کہ وہ اپنی امریکہ سے واپسی پر سب سے پہلے اس الزام کی تردید کرتے۔ انہوں نے اس کی تردید اب تک نہیں کی بلکہ خاموشی اختیار کرکے یہ ثبوت دیا ہے کہ گویا وہ پیغامیوں کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ان کو حالات کا علم نہیں۔ کیونکہ امریکہ سے واپسی سے اب تک ان کو کافی وقت مل چکا ہے۔

پس ایک حقیقی غیرت مند مبائع کی حیثیت سے جو عمل ان کو کرنا چاہیئے تھا۔ انہوں نے نہیں کیا۔ گویا پیغامیوں والے غیرت مند احمدی تو بنے ہیں۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ عشق اور محبت رکھنے والے غیرت مند مبائع نہیں بنے۔ پس درحقیقت مولوی عبدالمنان صاحب نے اپنے اس رویہ سے مبائعین کی جماعت سے عملاً خروج اور علیحدگی اختیار کرلی ہے۔"

یہ ایک ریزولیوشن ہے جو انجمن احمدیہ کے ایک عام اجلاس میں پاس ہوا۔ ہم حیران ہیں کہ معاصر ایسی کارروائی کو کس طرح عام جمہوری ذہن کے خلاف کہہ سکتا ہے۔ ہم نے اوپر جو اقتباس دیا ہے۔ وہ ربوہ کی لوکل انجمن کے ریزولیوشن سے دیا ہے۔ یہ ریزولیوشن بھی عام اجلاس میں پاس ہوا ہے۔ معاصر نے مقامی شاخ اور مرکزی انجمن کے الفاظ استعمال کرکے کچھ گڑبڑ کردی ہے۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ مقامی شاخ سے اس کا مطلب لاہور کی شاخ ہے۔ اور مرکزی انجمن سے اس کی مراد ربوہ کی لوکل انجمن ہے۔ خیر لاہور کی شاخ اور ربوہ کی لوکل انجمن دونوں نے ریزولیوشن عام اجلاس میں پاس کئے ہیں۔ اس لئے اس کارروائی کو غیر جمہوری کہنا صحیح نہیں ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ مقامی شاخ یا ربوہ کی لوکل انجمن نے ریزولیوشن پاس کرکے عبدالمنان صاحب یا کسی اور کے خلاف "شدید کارروائی" کی ہے۔ یہ بھی درست نہیں اگر ان دونوں ریزولیوشنوں کو دیکھا جائے۔ تو دونوں میں یہ وضاحت بھی کی گئی ہے، کہ عبدالمنان صاحب اور دوسرے لوگوں نے اپنے فعل متذکرہ سے اپنے آپ کو خود ہی انجمن احمدیہ سے خارج کرلیا ہے۔ اور ان ریزولیوشنوں میں ان کے اپنے فعل کی بناء پر مقامی انجمن یا ربوہ کی لوکل انجمن نے ان سے بے تعلقی کا ریزولیوشن منظور کیا ہے۔ اس لئے اس کو ان کے خلاف انجمن کی شدید کارروائی کا نام دینا صریحاً غلط ہے۔

یہ امر کہ یہ کارروائی کس جرم کی بناء پر کی گئی ہے۔ اس پر رائے زنی کرنے کے لئے انجمن یا جماعت کے بنیادی اصولوں کا صحیح علم ہونا ضروری ہے۔ ہمارا ادعا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا نظام خلافتی نظام ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ معاصر نے اس نظام کے مالہٗ و ماعلیہ پر گہری نظر ڈالے بغیر تنقید و تبصرہ فرما دیا ہے۔ پھر معاصر ان تمام کوائف پر حاوی نہیں ہے۔ جو عبدالمنان صاحب یا کسی دوسرے آدمی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ ان نقائص یا کوتاہیوں کی نوعیت کا صحیح تصور نہیں کر سکتا۔ جن کی بناء پر ان کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے۔ ہر جماعت یا انجمن کا حق ہے۔ کہ قانون کے اندر رہتے ہوئے اپنی مخصوص اغراض کے مطابق قواعد و ضوابط ترتیب دے۔ پھر دین کا معاملہ اتنا نازک ہوتا ہے۔ کہ اس کے متعلق رائے زنی کرتے وقت سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔

---

# رسالہ "اصحاب احمد" قادیان کے متعلق احباب کا فرض

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا:-

"صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات محفوظ ہونے چاہئیں لیکن افسوس ہے۔ کہ ابھی تک جماعت نے صحابہ کے حالات کی اہمیت کو پورے طور پر نہیں سمجھا۔ قادیان کے ملک صلاح الدین صاحب نے یہ کام شروع کیا تھا۔ لیکن مقروض ہو گئے۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیئے تھا۔ کہ جس جس دوست کو بھی کسی صحابی کے حالات کا یا اسکی کسی روایت کا علم ہو۔ وہ فوراً اخباروں اور کتابوں کے ذریعہ اسے محفوظ کرنے کی کوشش کرے۔ اسی طرح صحابہ رضؓ کے حالات پر مشتمل کتابوں کی بھی کثرت کے ساتھ اشاعت ہونی چاہیئے۔" (الفضل ۱۸ر جنوری ۱۹۵۶ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں احباب اس طرح کر سکتے ہیں۔ کہ وہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مقیم قادیان کے رسالہ اصحاب احمد کی اعانت فرمائیں۔ خود بھی اس رسالہ کے خریدار بنیں۔ اور دوسروں کو بھی اسکی تحریک کریں۔ اور اپنے مفید مشورہ سے بھی انہیں مطلع کریں۔

---

# میاں محمد صاحب کی کھلی چٹھی کے جواب کا تتمہ شائع ہو گیا

## جماعتیں مطلوبہ تعداد سے فوری طور پر اطلاع دیں

مندرجہ بالا مضمون ٹریکٹ کی صورت میں شائع کردیا گیا ہے، اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں تقسیم کر سکنے کے پیش نظر اس کی قیمت چھ روپے فی سینکڑہ رکھی گئی ہے۔ یہ ٹریکٹ نہایت اہم اور ضروری ہے۔ جماعتیں مطلوبہ تعداد سے فوری طور پر اطلاع دیں۔ کیونکہ صرف پندرہ ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ختم ہو جائے۔

افراد تھوڑی تعداد میں بھی منگوا سکتے ہیں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر یا ٹکٹوں کے ذریعہ بھی بھیج سکتے ہیں۔ محصول ڈاک اس قیمت کے علاوہ ہوگا۔ بڑی تعداد میں منگوانے والی جماعتیں قریبی ریلوے سٹیشن کا نام بھی تحریر فرماویں۔ مطلوبہ تعداد سے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے نام اطلاع بھجوائیں۔

خاکسار عبدالرحمٰن انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

# امریکہ میں احمدی مبلغین کی کامیاب تبلیغی سرگرمیاں ۔ اسلام کی روز افزوں ترقی

## بیس ۲۰ افراد کا قبولِ اسلام ۔ اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت

## تقاریر اور ملاقاتوں کے ذریعے اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ نومسلم بھائیوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام

### احمدیہ مسلم مشن امریکہ کی سہ ماہی رپورٹ

مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ

### لٹریچر کی اشاعت

امریکہ جیسے ملک میں جہاں پریس کو دنیا کے تمام ممالک سے زیادہ فروغ اور نفوذ حاصل ہے۔ تبلیغ کا بہترین ذریعہ لٹریچر کی اشاعت ہے۔ اس وقت ہمارے پاس تقریباً چالیس کے قریب مختلف اقسام کی بڑی اور چھوٹی کتب اشتہارات اور پمفلٹس ہیں۔ جن میں سے بڑی کتب بالعموم فروخت کی جاتی ہیں۔ لیکن اشتہارات اور پمفلٹس مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں امریکہ مشن کے مرکز واشنگٹن سے مبلغ انچارج کی طرف سے ۴۰ ہزار کی تعداد میں چار نئے پمفلٹ تیار کر کے مشنوں کو برائے تقسیم بھجوائے گئے۔

ان میں سے اول الذکر پمفلٹ This we believe ہے جس میں اسلام کے بنیادی ارکان اور تعلیم کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ دوسرا پمفلٹ What Islam has done for Universal brotherhood جس میں عالمگیر اخوت کے متعلق اسلام کی تعلیم اور عمل کو پیش کیا گیا ہے۔ تیسرا پمفلٹ The Bible says: Jesus did not die on the Cross. ہے جس میں حضرت مسیح کے صلیبی موت سے بچ جانے کے ثبوت بائیبل سے مہیا کئے گئے ہیں۔ اور چوتھا پمفلٹ How to find your most precious treasure ہے جس میں قرآن کریم اور بائیبل کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ ارادہ ہے کہ اس سلسلہ کو مستقبل قریب میں مزید وسعت دی جائے۔ چنانچہ مبلغ انچارج امریکہ مشن اب چند نئے ٹریکٹ اس طرز پر تیار کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی اشاعت کے نتیجہ میں ہمیں بیسیوں خطوط اسلام کے متعلق مزید معلومات دینے کے لئے وصول ہوئے ہیں۔

### تقاریر کے ذریعہ پیغام حق

تبلیغ کے لئے دوسرا مفید ذریعہ تقاریر کا ہے۔ احمدی مبلغین کو عرصہ زیر رپورٹ میں پیغام اسلام۔ یونیورسٹیوں۔ ہائی سکولوں چرچوں اور دوسری سوشل جماعتوں اور کلبوں حتیٰ کہ ہسپتالوں اور جیل خانوں میں بھی پہنچانے کا موقعہ ملا۔ اس ملک میں قیدیوں کی اخلاقی حالت کو درست کرنے کے لئے جیل خانوں میں مختلف مذاہب کے لیڈروں کو تقاریر اور تعلیم کے لئے بلایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں بھی ان مقامات پر مدعو کیا جاتا ہے۔ واشنگٹن سے تیس چالیس میل کے فاصلہ پر مہینہ میں ایک بار مکرم خلیل احمد صاحب ناصر ایسے ایک مقام پر تشریف لے جاتے ہیں جہاں پر بہت سے افراد کو پیغام اسلام پہنچانے کا موقعہ ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے پندرہ افراد اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اسی طرح مکرمی عبدالشکور صاحب کنزے شکاگو میں اپنی تبلیغ کا دائرہ ان مقامات تک وسیع رکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مکرمی عبدالشکور صاحب کنزے مہینے میں دو بار باقاعدگی سے ہسپتالوں میں جاتے رہے۔ اور مریضوں کا حال احوال پوچھنے کے علاوہ اسلام کا پیغام بذریعہ گفتگو اور لٹریچر پہنچاتے رہے جس کا کافی اچھا اثر ہوا۔ سید جواد علی صاحب بھی ڈیٹرائٹ کے بعض ہسپتالوں میں مریضوں کو ملنے جاتے رہے۔

### فیڈریشن آف اسلامک کونسلز کے اجلاس میں شرکت

مکرمی خلیل احمد صاحب ناصر نیویارک تشریف لے گئے۔ اور مولوی نور الحق صاحب انور مبلغ نیویارک کی معیت میں فیڈریشن آف اسلامک کونسلز کے اجلاس میں شرکت کی۔ آپ کو اس کونسل کے ایک اجلاس میں صدارت کا بھی موقعہ ملا۔ آپ نے اپنے ابتدائی اور اختتامی ریمارکس میں اسلام اور ایٹمی دور کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ کی اس تقریر کے اقتباسات مقامی اخباروں میں بھی چھپے۔ مولوی نور الحق صاحب انور نے اس کنونشن میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیوں کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں کلیولینڈ میں ایک احمدی کی شادی کی تقریب پیدا ہوئی۔ اس موقعہ پر تقریباً دو سو غیر مسلم احباب مدعو کئے گئے تھے۔ مکرمی خلیل احمد صاحب ناصر نے خطبہ نکاح پڑھا جس میں رشتہ نکاح کی اہمیت کو اسلامی نقطہ نگاہ سے پیش کیا۔ یہ خطبہ نکاح حاضرین کے لئے بے حد دلچسپی کا باعث ہوا۔ اس موقعہ پر تین چار اخباروں کے رپورٹرز بھی شامل تھے۔ جنہوں نے تصاویر لیں۔ دوسرے دن مقامی اخبارات میں یہ تصاویر اور اسلامی تقریب نکاح کی رپورٹ شائع ہوئی۔

گزشتہ سہ ماہی میں ڈیٹن میں ہمارے ایک پرانے مسلم بھائی اور انڈیاناپلس میں ہماری ایک پرانی بہن وفات پا گئیں مکرم عبدالشکور صاحب کنزے نے نماز جنازہ ہر دو مقامات پر پڑھائی۔ اس موقعہ پر چار سو کے قریب غیر مسلمین بھی موجود تھے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر انہیں آخرت کے متعلق اسلامی نکتہ نظر سے آگاہ کیا گیا اور روح اور جسم کے تعلق کو بیان کر کے خدائی حکمت اور اسلام کی فضیلت پر لیکچرز دیئے گئے۔ جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے

### پاکستان سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی سالانہ کانفرنس

امسال پاکستان سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی سالانہ کانفرنس جو Oxford Ohio میں ہوئی۔ مکرمی خلیل احمد صاحب ناصر شریک ہوئے اور جملہ پاکستانی طلباء سے جو دو سو کی تعداد میں اس کنونشن میں شریک ہوئے تھے واقفیت پیدا کی اس موقعہ پر آپ کی ایک تقریر کا ریکارڈ بھی Voice of America نے نشر کی

مکرمی عبدالشکور صاحب کنزے کو شکاگو کے ایک ریڈیو میں لیکچر دینے کا موقعہ ملا۔ آپ نے شکاگو کے بعض اخبارات کے ایڈیٹروں سے بھی ملاقات کی اور ان کو حقیقی اسلام کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ شکاگو اور بعض دوسرے شہروں میں ایک گروپ اسلام کے نام پر کالوں میں گوروں کے خلاف نسلی تفریق اور منافرت پھیلا رہا ہے۔ اس کا جواب دینے کی سعادت ہماری جماعت کو حاصل ہوئی۔ اگرچہ ہزاروں کی تعداد میں دیگر مسلمان اس ملک میں موجود ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے دوسرے مسلمان بھائیوں نے اس گروپ کے خلاف جو اسلام کی جڑوں پر کلہاڑا چلا رہا ہے کوئی کارروائی نہیں کی تھی۔ بفضلہ تعالیٰ ہماری جماعت کے نمائندے مکرم عبدالشکور صاحب کنزے مبلغ انچارج کے مشورے کے بعد مقامی حکام سے ملے۔ اور اخبارات کے ایڈیٹروں سے ملاقات کی۔ اور انہیں اس گروہ کے اندرونی عزائم سے آگاہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حکام نے تفتیش شروع کر دی اور اکثر اخبارات اس گروپ کے خطرناک خیالات سے خبردار ہو گئے۔ اس سلسلہ میں کئی ایک رپورٹر ہماری مسجد شکاگو میں بھی آئے۔ اور اسلام کے متعلق صحیح معلومات حاصل کیں۔

### عید الاضحیہ کی تقریب

اس سہ ماہی میں عید الاضحیہ کی تقریب تمام مشنوں میں منائی گئی۔ نیویارک میں نو بکرے قربانی دیئے گئے۔ واشنگٹن میں ایک خاص دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ ڈیٹرائٹ میں ہمارے مشن ہاؤس میں ایک مقامی اخبار کے رپورٹر اور فوٹوگرافر آئے۔ جنہوں نے نماز عید ادا کرتے اور بکرا ذبح کرتے وقت بعض تصاویر لیں۔ جن میں سے ایک تصویر اگلے روز اخبار میں ایک نوٹ کے ساتھ شائع ہوئی۔

انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ بھی پیغام اسلام پہنچانے کا کام جاری ہے مکرم عبدالشکور صاحب کنزے کئی معززین

سے اور تعلیم اسلام سے انہیں روشناس کیا۔ ان میں سے مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔ ایک ڈیپارٹمنٹ اسٹور کے مینیجر۔ انگلش اسپیکنگ یونین English Speaking Union کے صدر اور فرنچ کانزلیٹ کے ایک افسر وغیرہ۔

مکرم سید جواد علی صاحب بعض غیر مسلم احباب کے گھروں میں جاتے رہے۔ جہاں پر اسلام کے مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ ان میں سے ایک امریکن خاندان ایک شامی خاندان اور ایک مصری دوست قابل ذکر ہیں۔

مسجد واشنگٹن اور ہمارے دوسرے مشن ہاؤسز میں بھی لوگ اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے آتے رہے بعض معززین کو کھانے یا چائے وغیرہ کی دعوت پر بلایا جاتا رہا۔ اور اس طرح سے بھی تبلیغی مساعی جاری رہی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ڈیٹرائٹ میں بھی ایک مشن ہاؤس کھول دیا گیا ہے۔ جہاں پر سید جواد علی صاحب کو مبلغ مقرر کیا گیا ہے۔ اس طرح سے اس شہر میں بھی اسلام کی اشاعت کا زیادہ وسیع پیمانے پر سلسلہ جاری ہو گیا ہے۔ اور تقسیم لٹریچر اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا جا رہا ہے

## نومسلموں کی تعلیم و تربیت

جماعتوں کی تربیت کے لئے ہر مشن میں کم از کم ایک ہفتہ وار اجلاس اور بعض مشنوں میں ایک سے زائد اجلاس منعقد ہوتے رہے۔ جن میں غیر مسلم بھی شریک ہوتے رہے۔ اس طرح سے درس قرآن اور مطالعہ کتب احمدیت و اسلام کا مستقل سلسلہ جاری رہتا ہے۔ کلاسوں میں نماز۔ قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ تفسیر القرآن وغیرہ کے اسباق دیئے جاتے ہیں۔

## بیس۲۰ افراد کا قبول اسلام

عرصہ زیر رپورٹ میں بیس نئے افراد داخل سلسلہ ہوئے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی استقامت اور اخلاص میں ترقی کے لئے اور امریکہ مشن کی غیر معمولی کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں ✣

---

**ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے ✣**

---

# اسلام میں خلافت کی اہمیت

از مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی

اسلام میں خلافت کی کیا اہمیت ہے اور مسلمانوں کے لئے کیوں ضروری ہے۔ کہ وہ تادم حیات خلافت سے وابستہ رہیں۔ اس سوال کے جواب میں چند امور پیش کئے جاتے ہیں۔

**امر اول۔** پہلا امر جس سے اسلام میں خلافت کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے امت محمدیہ میں اس کے قیام کا وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض۔

یعنی خدا تعالیٰ نے مومنوں اور نیکوکار لوگوں سے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ ان کو زمین میں خلافت عطا کرے گا

(ا)۔ اس آیت سے ثابت ہے کہ خلافت ایک انعام ہے۔ اور اس کے عطا کرنے کا صریح وعدہ امت محمدیہ سے خدا تعالیٰ نے کیا ہے۔ اب یہ بات ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کو ایمان اور اعمال صالحہ بہت عزیز ہیں۔ پس ایسے لوگوں سے جو اس کی نگاہوں میں مومن و نیکوکار ہوں گے۔ خدا تعالیٰ جو وعدہ کرے گا۔ وہ کس قدر عظمت و اہمیت کا حامل ہو گا۔ اور پھر اس کے وعدہ کے نتیجہ میں جو نعمت وہ عطا کرے گا۔ وہ کتنی اہم نعمت ہوگی۔ پس خلافت کیا ہے؟ ایک قومی انعام جس کا مومنوں اور نیکوکاروں کو عطا کئے جانے کا وعدہ ہے۔

(ب) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے معاً بعد ہی صحابہ امر خلافت کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت ابوبکرؓ کو مسند خلافت پر متمکن فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ مسلمانوں کا اس امر کی طرف فوری طور پر توجہ کرنا اس امر کی دلیل ہے . . . . . . . .

. . . . . کہ وہ خلافت کو ایک اہم شے سمجھتے تھے۔ اگر یہ کوئی اہم امر نہ ہوتا تو صحابہ اس کے قیام کی طرف ہرگز ہرگز توجہ نہ فرماتے۔ پس ابتداء اسلام میں صحابہ کرام کا اس طرف توجہ فرمانا۔ اور سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو منتخب کرنا اور آپ کے دست حق پرست پر صحابہ کرام کا جمع ہو جانا پھر خدائی تائید و نصرت کا صحابہ کے شامل حال ہو جانا امر خلافت کی اہمیت کو واضح کر رہا ہے۔

(ج) سابقہ مفسرین اسلام نے بھی اس آیت کے ماتحت لکھا ہے۔ کہ یہ آیت خلافت راشدہ کے برحق ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ چنانچہ تفسیر نسفی میں زیر آیت استخلاف درج ہے۔

والاٰیۃ اوضح دلیل علی صحۃ خلافۃ الخلفاء الراشدین لان المستخلفین الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات ھم ھم

یعنی یہ آیت خلافت خلفاء راشدین کے برحق ہونے پر واضح دلیل ہے۔ کیونکہ آیت کی رو سے جن صالح ایمانداروں کو خلیفہ بنایا گیا۔ وہ وہی تھے۔

اس سے اور ایسے ہی دیگر مفسرین اسلام کے حوالہ جات سے ثابت ہے کہ امت محمدیہ میں خلافت ایک موعودہ امر ہے۔

(د) خلافت کی اہمیت جو اس نص قرآنی اور واقعات و مفسرین کے ارشادات سے ظاہر ہے۔ وہ ہر زمانہ میں مسلمانوں میں مسلمہ رہی۔ چنانچہ قریب کے زمانہ میں علی برادران نے جو خلافت کی تحریک چلائی تھی قطع نظر اس کے کہ وہ صحیح تھی یا غلط اور اس کا کیا نتیجہ نکلا۔ اس تحریک کے چلانے والے مسلم زعماء مسلمانوں کو یہی بتاتے تھے کہ دنیا میں تمام کامیابیاں حاصل ہو جائیں۔ لیکن خلافت نہ ہو تو سب ہیچ ہے چنانچہ مولوی ظفر علی خان صاحب کی تقاریر اور مولانا ابوالکلام آزاد کے مضامین اس امر پر شاہد ناطق ہیں۔ مولانا تحریر فرماتے ہیں:۔

"پہلی چیز "جماعت" ہے یعنی تمام امت کو ایک خلیفہ و امام پر جمع ہو کر اور اپنے قومی مرکز سے جڑ کر رہنا چاہیئے۔ الگ الگ نہیں رہنا چاہیئے۔ اور منتشر زندگی کو . . . . . . . . . اسلام نے غیر اسلامی اور ابلیسی راہ قرار دیا ہے۔" (خلافت ص۳۵)

پھر ص۳ پر احادیث کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں۔

"جو شخص جماعت اور اطاعت امام سے الگ ہو گیا۔ گویا وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ اس کی موت اسلام پر نہیں بلکہ جاہلیت پر ہوگی۔ اگرچہ نماز پڑھتا ہو روزہ رکھتا ہو۔ اور اپنے تئیں مسلمان سمجھتا ہو۔" ص۱۳۱

پھر صفحہ ۱۹۱ پر جماعتی زندگی کے تین رکن بتلاتے ہیں

"تمام لوگ کسی ایک صاحب علم و عمل مسلمان پر جمع ہو جائیں اور اور وہ ان کا امام ہو۔ وہ جو کچھ تعلیم دے ایمان و صداقت کے ساتھ قبول کریں۔ قرآن و سنت کے ماتحت جو احکام ہوں ان پر بلاچون و چرا تعمیل اطاعت کریں۔

پھر لکھتے ہیں۔

"سب کی زبانیں گونگی ہوں صرف اسی کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بے کار ہو جائیں صرف اسی کا دماغ کارفرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ۔ صرف دل ہو جو قبول کرے۔ صرف ہاتھ پاؤں ہوں۔ جو عمل کریں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بھیڑ ہے۔ ایک انبوہ ہے۔ جانوروں کا ایک جنگل ہے۔ کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے۔ مگر نہ تو جماعت ہے نہ امت نہ قوم نہ اجتماع۔ اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں۔ کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں۔ قطرے ہیں مگر دریا نہیں کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی جا سکتی ہیں مگر زنجیر نہیں جو بڑے بڑے جہازوں کو گرفتار کر سکتی ہے۔"

پھر تحریر فرماتے ہیں

"جذبات کی مثال اسٹیم کی سی ہے بغیر اسٹیم کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ لیکن وہ بھی بغیر مشین اور سائق (ڈرائیور) کے کچھ نہیں کر سکتی۔ مشین اس کی طاقت کو ترتیب دیتا ہے۔ اور ڈرائیور اس سے کام لیتا ہے۔ اگر یہ دونوں باتیں نہیں۔ تو اس سے زیادہ کوئی خطرناک اور مہلک چیز نہیں جذبات اسی وقت کام دے سکتے ہیں

## درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ بعارضہ بخار سخت بیمار ہے۔ ان کی صحت کے لئے تمام احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کیونکہ ان کی حالت تشویشناک ہے۔

والدہ بی بی بقاپوری اہلیہ حکیم عبید اللہ صاحب رانجھا ربوہ

جب ان کو مرتب کرنے اور ان پر حکم و قضا کے لئے "ادراک" اور "دماغ" بھی موجود ہو۔ وذالک من عمل النبوۃ ولکن لا یفقھا الا العالمون"۔
مسئلہ خلافت صفحہ ۱۹۲ از ابو الکلام آزاد

(۳) آیت استخلاف میں لیستخلفنھم کا فاعل خدا تعالیٰ ہے۔ اور استخلاف کا فعل باب استفعال سے ہے۔ جو طلب پر دلالت کرتا ہے۔ اور خلف سلف کی ضد ہے۔ اور آیت میں منکم کا خطاب امتِ محمدیہ کے لئے ہے۔ جس کے بالمقابل قبلھم کا لفظ رکھا گیا۔ جس سے یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ خلافت خدا تعالیٰ کی پسندیدہ اور مطلوبہ شے ہے۔ اور یہ نعمتِ عظمیٰ مومن نیکوکاروں کی موعودہ میراث اور دولت جاوید ہے۔

امر دوم :۔ دوسرا امر جس سے اسلام میں خلافت کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ یہ ہے۔ کہ اسلامی تعلیم کے مطابق اصل ملکیت۔ اصل حکومت اور اصل بادشاہت صرف اور صرف خدا تعالیٰ کو حاصل ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے انسانوں کو یہ شرف بخشا ہے۔ کہ وہ امانت کے طور پر خدا تعالیٰ سے اختیارات کو پائیں۔ اور اس کی منشاء کے مطابق انہیں استعمال میں لائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنا منشا قرآن کریم میں یہ بتایا ہے۔ کہ ان اختیارات کا استعمال جہاں انفرادی صورت میں ہو سکتا ہے۔ وہاں ایک صورت اجتماعی بھی ہے۔ اور وہ اجتماعی صورت یہ ہے۔ کہ سب کے اختیارات متفقہ اور متحدہ استعمال ہوں۔ اور اس غرض کے لئے ضروری تھا۔ کہ انسانوں میں سے کوئی مرکزی وجود ہوتا۔ جو ان اختیارات کے استعمال میں ایک تنظیم اور یکجہتی کا باعث ہوتا۔ سو خدا نے اس کی بابت یہ تعلیم دی۔

ان اللّٰہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان اللّٰہ نعما یعظکم بہ ان اللّٰہ کان سمیعًا بصیرًا (سورہ نساء رکوع ۸)

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے۔ کہ تم امانتوں کو ان کے حق دار و مستحق لوگوں کے سپرد کرو۔ اور اے حاکمو! تم جب حاکم ہو جاؤ۔ تو انصاف کے ساتھ حکمرانی کرو۔ اللہ تعالیٰ جس امر کی نصیحت تم کو کرتا ہے۔ وہ بہت اچھی ہے۔ اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں مندرجہ ذیل احکامات دیئے گئے ہیں :۔

(۱) خلیفہ کا انتخاب کیا جائے۔

(۲) خلافت ایک امانت ہے۔ اہل کے سپرد کی جائے۔

(۳) خلافت ذاتی ملکیت نہیں۔ اور نہ ہی کوئی ایسی شے ہے۔ کہ نسلاً بعد نسلٍ اولاد میں وراثتہً منتقل ہو سکے۔ بلکہ بطور امانت کے ہے۔

قرآن کریم نے جہاں یہ حکم دیا۔ کہ خلیفہ منتخب کیا جاوے۔ وہاں یہ بھی فرمایا۔ کہ انتخاب کی بنیاد تقویٰ پر ہو۔ جیسا کہ آیت انّ اکرمکم عند اللّٰہ اتقٰکم سے ظاہر ہے۔ یعنی اتقیاء کی جماعت مل کر یہ فیصلہ کرے۔ کہ وہ بہترین متقی کون ہے؟ پس وہی وجود خلیفہ ہو گا۔

## حکمت خداوندی

خدا تعالیٰ ایک طرف فرماتا ہے۔ کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ دوسری طرف مومنوں کو انتخاب کرنے کا حکم دیا۔ اس طریق کے تقرر میں یہ حکمت ہے۔ کہ لوگوں میں خلیفہ کی اطاعت کی رغبت پیدا ہو۔ کیونکہ اس طرح ان کو یہ احساس ہو گا۔ کہ ہم نے اپنے ارادہ اور منشاء سے اس کو خلیفہ چنا ہے۔ اس لئے اس کی اطاعت کریں۔

خلافت کا انتخاب کیا ہے؟ تمام مسلمانوں کے ارادہ اور منشاء کا یکجائی ظہور۔ یہ یقیناً ان میں دماغی صلاحیت و قابلیت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ نیز اس طریق سے یہ احساس بھی پیدا کیا گیا۔ کہ مومنوں کے ارادہ میں خدا کا ارادہ بھی شامل ہے۔ اور یوں خلافت کے تقدس کو بلند کیا گیا۔ تاکہ بالطبع مسلمانوں میں رغبت پیدا ہو۔ اور سب مل کر اس کی ہدایت کے ماتحت کام کریں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا۔

اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور اس وجود کی جو تم میں صاحب امر ہے۔

اس آیت کریمہ میں اولی الامر سے مراد اسلامی نظام کا وہ مقتدر اعلیٰ وجود یعنی خلیفہ ہے۔ جس کو قوم نے منتخب کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی اطاعت کو رسول کی اطاعت کے ساتھ ضم کر کے بیان فرمایا۔ کیونکہ وہ نبی کا قائم مقام اور ظل ہوتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کا اطاعت خلیفہ کو اطاعتِ رسول میں ضم کر کے پیش کرنا اسلامی خلافت کی اہمیت کو روز روشن کی طرح واضح کر رہا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھر اسی کی طرف رہنمائی فرمائی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین۔ یعنی اے مسلمانو! تم پر میری سنت اور میرے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت کی پیروی لازمی ہے۔ نیز آپ نے خلافت سے روگردانی اور نافرمانی کو موجب شقاوت قرار دیا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں :۔

من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ الجاھلیۃ۔

یعنی جس نے امام کی بیعت نہیں کی۔ اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔

پس اسلام میں خلافت مسلمانوں کی وحدت ارادی۔ مرکزیت و یکجہتی و تنظیم کے ماتحت خدا تعالیٰ کے عطا کردہ اختیارات کی اجتماعی صورت میں متفقہ طور پر استعمال کا ذریعہ ہے۔

امر ثالث :۔ اسلام میں خلافت کی اہمیت کو ظاہر کرنے والا تیسرا امر یہ ہے۔ کہ خلافت نورِ نبوت کو ممتد کرنے کا ذریعہ ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ قانونِ قدرت کی یہ بات ہر شخص پر واضح ہے۔ کہ خدا کی مخلوق دو قسم کی ہے۔ ایک وہ مخلوق ہے جو ابتدائے آفرینش سے بقاءِ عالم تک قائم و برقرار رکھی گئی ہے۔ ان میں سلسلہ جانشینی نظر نہیں آتا۔ جیسے سورج ہے جو ہمیں روشنی دے رہا ہے۔ ہمارے آباء و اجداد کو بھی یہی سورج روشنی دے رہا تھا۔ اور ہماری اولاد کو بھی روشنی دے گا۔ دوسرا سورج نہیں۔ لیکن دوسری قسم مخلوق کی ایسی ہے۔ جو تھوڑی مدت کے بعد مر جاتی ہے۔ اس کا نفع اور فائدہ قائم رکھنے کے لئے خدا نے اس میں سلسلہ جانشینی جاری فرمایا ہے۔ چنانچہ ہر درخت اپنے جیسے درخت بنانے والے بیج چھوڑ جاتا ہے۔ تاکہ کسی وقت بھی دنیا اس کے نفع سے محروم نہ ہو جائے۔

خدا تعالیٰ نے انبیاء کو ظلمتوں کو مٹانے اور نور کے پھیلانے کے لئے مقرر فرمایا۔ اور یہ تو ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کا وجود بھی دائم اور برقرار رہنے والا وجود نہیں۔ اس لئے اگر ان کے بعد خلافت کو نہ مانا جائے۔ تو خدا تعالیٰ کی ذات پر بڑا حرف آتا ہے۔ کہ اس نے دنیا کی اصلاح کے لئے ایک عظیم الشان فرد کو بھیجا۔ اور چند سالوں کی زندگی دے کر پھر وفات دے دی۔ اور اس اصلاحی نظام کو برقرار نہ رکھا۔ اور یہ فعل معاذ اللہ اس بڑھیا کی مانند ہو جاتا ہے۔ جو سوت کاتے اور پھر اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ پس عقلاً بھی یہ ضروری ہے۔ کہ اس اصلاحی نظام کو برقرار رکھا جائے۔ اور ہمارے سید و مولیٰ شفیع المذنبین حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھی یہی ارشاد ہے۔

ما کانت نبوۃ قط الا تبعتھا خلافۃ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۹)

یعنی نبوت کے بعد خلافت ضروری ہے۔

پس خلافت نورِ نبوت کے لئے ایک Reflector ہے۔ نبی جن نیکیوں کی تخم ریزی کے لئے آتا ہے۔ خلیفہ اس کی نگرانی کرتا اور اس کے بڑھنے۔ پھلنے اور پھولنے کا انتظام کرتا ہے۔ اور اسی نور کو دنیا میں پھیلاتا ہے۔ جو خدا کا نبی لے کر آتا ہے۔ اور یہ کس قدر اہم امر ہے۔ جس کے لئے خلافت کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا۔ کہ رسول کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اعلیٰ اور اشرف ہے۔ ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت رکھے۔ سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا۔ تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۵۸)

امر چہارم :۔ خدا تعالیٰ نے دنیا کی مختلف چیزوں میں مختلف خاصیتیں رکھی ہیں۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ اور یہ خاصیتیں خواہ بظاہر دیکھنے میں آئیں۔ یا نہ آئیں۔ مگر چیزوں میں موجود ضرور ہوتی ہیں۔ انہی خاصیتوں کے جاننے سے حکماء امراض کا علاج کرتے ہیں۔ اور مادی زندگی کے لئے مختلف قسم کی آسانیاں پیدا کر لیتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح سماجی۔ اخلاقی اور روحانی امور میں بھی اللہ تعالیٰ نے مخصوص خوبیاں رکھی ہیں۔ مثال کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "ید اللّٰہ علی الجماعۃ" یعنی جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور جماعت کو خدا تعالیٰ کی تائید حاصل ہوتی ہے۔ اس ارشاد نبوی میں قرآن کریم کے اس اصل کی طرف اشارہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے اسلامی خلافت کے متعلق فرمایا ہے۔

ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔

یعنی اسلامی خلافت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھی ہے۔ کہ وہ دین کی تمکنت کا باعث ہوتی ہے۔

قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کی اغراض بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولًا منھم یتلوا علیھم اٰیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو دین لے کر تشریف لائے۔ اس کی چار بڑی اغراض تھیں۔

(۱) تلاوت آیات یعنی آپ ان پر ایسی آیات تلاوت فرمائیں گے۔ جو خدا کی ہستی اور اس کی توحید کے دلائل پر مشتمل ہوں گی۔ اور ایسے نشانات الٰہیہ آپ کے وجود باجود سے ظاہر ہوں گے۔ جن سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا دنیا میں ظہور ہو۔ اور نبی کی وفات کے بعد خلیفہ اسلامی کا بھی یہی کام ہے۔ کہ وہ لوگوں میں ایسا نظام قائم کرے۔ جہاں مسلمان ان امور کو سیکھیں اور خلیفہ وقت وہ امور بیان کرے۔ جو لوگوں میں ایمان پیدا کرنے کا موجب بنیں۔ پس تبلیغ حق اور دعوت الی الآیات خلیفہ کا کام ہے۔ اور خدا نے یہ مقدر فرمایا ہے۔ کہ نبی کے اس کام کو تمکنت اسلامی خلیفہ دے سکتا ہے۔ (باقی)

# تحریک چندہ برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ ربوہ کے نئے ہسپتال یعنی فضل عمر ہسپتال کی عمارت کا سنگ بنیاد حضرت مصلح الموعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ فروری ۱۹۵۶ء کو رکھا تھا۔ اور اس وقت سے یہ عمارت زیر تعمیر ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمارت کے دو بلاک چھتوں تک تعمیر ہو چکے ہیں اور ان کے پلستر ہو رہے ہیں۔ ہسپتال کی کل عمارت چار بلاکوں پہ انشاء اللہ مشتمل ہو گی اور آخر کار انشاء اللہ تعالیٰ پوری عمارت دو منزلہ بنے گی۔ نچلی منزل کے چار بلاکوں کا اندازہ خرچ چار لاکھ روپے ہے جس میں سے صدر انجمن احمدیہ نے ازراہ مہربانی پچاس ہزار روپے تعمیر کے لئے دئیے ہیں۔ اس وقت تک پچھتر ہزار خرچ ہو چکا ہے۔ پچیس ہزار کی رقم قرض لے کر خرچ ہوئی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ اپنے محدود ذرائع آمد کے پیش نظر تمام اخراجات برداشت نہیں کر سکتی۔ لہٰذا اس نے اجازت دی ہے کہ جماعت کے مخیر احباب سے دو لاکھ روپے تک عطایا وصول کئے جائیں۔ میں اس اپیل کے ذریعہ جماعت کے ذی استطاعت احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ زیادہ سے زیادہ فراخ دلی کے ساتھ اس نیک کام میں حصہ لیں اور اپنے عطایا جات بھجوائیں۔ اب مزید رقم نہ ہونے کی وجہ سے تعمیر کا کام بند ہو جانے کا خدشہ ہے۔ لہٰذا احباب جلد سے جلد اپنے فیاضانہ عطایا جات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ صدر انجمن کے صیغہ امانت میں اس غرض کے لئے ایک امانت بنام "ہاسپٹل فنڈ" کھول دی گئی ہے۔ احباب براہ راست اس امانت میں عطایا کی رقم ارسال فرمائیں۔ بزرگان سلسلہ کی طبی خدمت کے علاوہ غرباء اور بیماروں کو مفت طبی خدمت بہم پہنچانا ایک بہت بڑے ثواب کا موجب ہے اور ایسے کار خیر میں حصہ لینے والے کے لئے یقیناً ایک عظیم الشان صدقہ جاریہ ہے۔ امید ہے احباب جماعت خود بھی اور اپنے دوستوں سے بھی اس کار خیر کے لئے زیادہ سے زیادہ عطایا حاصل کر کے بھجوائیں گے۔

ایسے دوست جو ایک ہزار روپیہ سے دو ہزار روپیہ تک عطیہ بھجوائیں گے ان کے نام کا ایک کمرہ ہسپتال میں تعمیر کرایا جائے گا۔ جو دوست دو ہزار سے پانچ ہزار تک رقم دیں گے ان کے نام کے دو کمرے بنوائے جائیں گے اور جو دوست پانچ ہزار سے دس ہزار تک رقم دیں گے ان کے نام کے چار کمرے یا ایک جنرل وارڈ تعمیر کرایا جائے گا۔ یکصد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک رقم دینے والے احباب کا نام دعا کی غرض سے ہسپتال میں ایک بورڈ پر کندہ کرایا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز وما توفیقی الا باللہ۔

امید ہے احباب کرام اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے جزاھم اللہ فی الدارین خیرا

(ڈاکٹر مرزا منور احمد)

# تحریک جدید اور انیس ۱۹ سالہ تاریخی کتاب

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سابقون الاولون کی پہلی پانچ ہزاری فوج کی انیس سالہ جہاد کبیر کی کتاب شائع ہونے والی ہے۔ اس کے مولف احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کئے جاتے ہیں واضح ہو کہ تحریک جدید کے پہلے دس سال کا حساب دسویں سال کے رجسٹر پر اور اس کے بعد سال ۱۱ تا ۱۹ نو سال کا انیسویں سال پر لکھا ہوا ہے۔ اب ان دونوں رجسٹروں سے ایک انیس سالہ رجسٹر پر نقل کیا جا رہا ہے۔ جن کے انیس سال پورے ادا ہیں کیونکہ کتاب میں ان کا نام ہی شائع کیا جانا ہے جن کے پورے انیس سال ادا ہوں۔ اس دوران میں جبکہ انیس سالہ رجسٹر لکھا جا رہا ہے ان احباب کو جن کے ذمہ کسی سال کا کچھ بقایا ہے اگر وہ ادا کر دیں گے تو ان کا نام بھی لکھا جا سکے گا۔ ورنہ ظاہر ہے کہ جس کے ذمہ انیس سالہ حساب سے بقایا ہو اس کا نام تاریخی یادگار زمانہ کتاب میں شائع نہ ہو گا۔ پس انیس سالہ حساب کے بقایا دار اس تھوڑے سے وقت کو غنیمت سمجھیں اور اپنے بقائے ادا کر کے نام تاریخی کتاب میں لکھوا لیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

# تعلیم الاسلام کالج میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بروز بدھ مؤرخہ ۱۰/۱۰ کو تعلیم الاسلام کالج یونین کا دوران سال کا پہلا اجلاس سیدنا سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر زیر صدارت وائس پریذیڈنٹ کالج یونین منعقد ہوا۔ محمد احمد صاحب انور نے تلاوت قرآن کریم کی اور اسلم صابر صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھی۔ سب سے پہلے مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت ایک کامل انسان کے" کے موضوع پر تقریر کی اور فرمایا کہ موجودہ زمانہ کے ترقی یافتہ لوگ مثلاً فرائڈ وغیرہ عموماً مذاہب پر اور خصوصاً اسلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مذہب انسان کے ذہن کی اختراع ہے اور جو انسان صحیح رنگ میں انسانی کمالات سے خالی ہوتا ہے وہ اپنی کمزوریوں کی وجہ سے اپنے آپ کو سہارا دینے کے لئے خدا اور مذہب کا خیال اپناتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک فضول امر ہے کیونکہ اگر ہم آنحضرت کی زندگی کا مطالعہ بحیثیت ایک انسان کے بھی کریں تو آپ جیسے کامل انسان کا ملنا محال ہے۔ اس کے بعد آپ نے مختلف انسانی کمالات کے لحاظ سے ثابت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر کمالِ انسانی میں یکتا اور بے نظیر ہیں اور آپ کی حیات طیبہ کا ایک ایک لمحہ معترضین کے اس اعتراض کا بطلان ثابت کر رہا ہے۔

پروفیسر پرواز ی صاحب نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات مخلوقات پر" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حضور کے احسانات کا ذکر کیا۔ رفیق احمد صاحب نے انگریزی میں آنحضرت کے عفو پر تقریر کی۔ مولوی غلام احمد صاحب پروفیسر دینیات تعلیم الاسلام کالج نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر نبی کا مقصد توحید کا قائم کرنا تھا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اکمل اور احسن طور پر پورا کیا اور جو تڑپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر میں توحید کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے تھی وہ کسی اور نبی میں نہیں ملتی جس کا اظہار ہر لحظہ آپ کے قول اور فعل سے ہوتا تھا۔ ایاز محمود صاحب نے "آنحضرت صلعم سے صحابہ کا عشق" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے متعلق چند ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ چند اختتامیہ الفاظ کے ساتھ جناب صدر صاحب نے جلسہ برخواست کرنے کا اعلان کیا

(سیکرٹری)

# درخواستہائے دعا

(۱) بندہ کے والد صاحب عرصہ سے دماغی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز میں نے نومبر میں اکاؤنٹس کا محکمانہ امتحان دینا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے

مقبول احمد بھٹی بھکر کینال کالونی محکمہ نہر۔ میانوالی

(۲) میرے بھائی مکرم خدا بخش صاحب دو سال سے اعصابی مرض میں مبتلا ہیں اور اب دو ماہ سے بہت زیادہ تکلیف ہے۔ ان کے بچے چھوٹے ہیں۔ احباب کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت کامل عطا فرمائے آمین

گلزار احمد مالیر کچا گول بازار ربوہ

(۳) خاکسار اس وقت ڈرگ لائن ایریا کی ڈیوٹی دے رہا ہے خاکسار نے ترقی کے لئے درخواست دی ہے۔ بزرگان سلسلہ میری ترقی کے واسطے دعا فرمائیں (خالد ممتاز احمد پیرمحل ہیراج کالونی سکھر)

(۴) میرا بیٹا عزیز محمد یونس تقریباً ہفتہ عشرہ سے بعارضہ میعادی بخار بہت بیمار ہے اور بہت پریشانی ہے۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت دے۔ نیز محترم برادر ملک غلام محمد کی صحت کیلئے بھی دعا فرمائیں۔

میاں نور احمد سیکرٹری مال چنڈ (تحصیل سندرانہ) ضلع جھنگ۔

# وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

**نمبر ۸۴۴۴ا** میں شیخ ظہور احمد ولد شیخ عظیم الدین صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن نیا روڈ ڈاکخانہ نیا روڈ ضلع دادو صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد کچھ نہیں۔ میری آمد بذریعہ تجارت ماہوار مبلغ -/-/۱۵۰ روپے ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد :۔ ظہور احمد بقلم خود
گواہ شد :۔ عظیم الدین وصیت نمبر ۹۸۳۳ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رادھن
گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

**نمبر ۶۴۴۴ا** میں فاروق احمد ولد شیخ عظیم الدین صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن رادھن ڈاکخانہ رادھن ضلع دادو صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد کوئی نہیں میری آمد بذریعہ تجارت ماہوار مبلغ -/۱۰۰ روپیہ یکصد روپیہ ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد :۔ فاروق احمد بقلم خود
گواہ شد :۔ عظیم الدین نمبر وصیت ۹۸۳۳
گواہ شد :۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

**نمبر ۳۴۴۴ا** میں گھوٹا خاں ولد علی بخش صاحب قوم من پیشہ مزدوری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن من ڈاکخانہ باڈہ ضلع لاڑکانہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت غیر منقولہ رہائشی مکان خام جس کی قیمت مبلغ -/۲۵۰ روپے ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ آمد سالانہ بذریعہ مزدوری کل -/۳۰۰ روپے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا حصہ ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد :۔ نشان انگوٹھہ گھوٹا خاں
گواہ شد :۔ محمد صدیق سکرٹری تبلیغ من باڈہ
گواہ شد :۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

**نمبر ۲۴۴۴ا** میں محمد صدیق ولد محمد شریف صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن منٹگمری ڈاکخانہ منٹگمری ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۸/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ملازمت کے ذریعہ یکصد پندرہ -/-/۱۱۵ روپیہ اور فوجی پنشن مبلغ سات روپے ماہوار ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد :۔ محمد صدیق بقلم خود فورڈ گرین سپر وائزر مجیدیہ فلور ملز مصری شاہ لاہور
گواہ شد :۔ محمد شجاعت علی موصی نمبر ۲۷۹۴ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد :۔ محمد ابراہیم بقلم خود صدر حلقہ دہلی دروازہ لاہور

**نمبر ۱۴۴۴ا** میں بشیر احمد ولد بابو شاہ صاحب قوم سید رجیلانی، پیشہ فوجی ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جیلا دی دین ڈاکخانہ کہروڑ پکا ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد صرف ایک عدد مکان رہائشی واقع موضع جیلا دی دین ڈاکخانہ کہروڑ پکا ضلع ملتان ہے۔ اس کی موجودہ قیمت اندازاً چار ہزار روپیہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں اس کے علاوہ (۲) میری ماہوار آمد اس وقت -/۵۵ روپے ہے اس کے دسویں حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ [illegible] بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے وقت میرا جو بھی ترکہ ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد نائک بشیر احمد ۶۸۵۲۷۵۳ نمبر ۳ ایمونیشن پلاٹون معرفت پوسٹ ماسٹر نسی بینک مری
گواہ شد۔ حوالدار نذیر محمد نمبر ۴ انڈیپنڈنٹ ایمونیشن پلاٹون مری
گواہ شد۔ کیپٹن محمد سعید م۔ا۔ا۔ ۵۰۔ کلڈنہ ڈپو کلڈنہ مری۔

**نمبر ۴۴۴ا :۔** میں عارف زمان ولد خان بہادر آصف زمان مرحوم قوم شیخ صدیقی پیشہ گورنمنٹ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۳۶ء ساکن حال سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ چار کنال زمین محلہ دار الصدر جس کی کل قیمت دو ہزار روپیہ ہے اور میری تنخواہ جو اس وقت -/۸۵۰ روپے ہے اور تین ماہ کے بعد جب مجھے پنشن ملے گی تو وہ صرف -/۲۸۰ یا -/۲۸۵ روپیہ ہوگی۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر جو کہ اس وقت -/۸۵۰ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت ...... کی مد میں ادا کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد :۔ میجر عارف زمان

گواہ شد۔ صوفی علی محمد صحابی بی۔ بی۔ سی انسپکٹر بیت المال
...سی گکھڑ والی ضلع سیالکوٹ
گواہ شد۔ ملک سعید احمد خان ٹیکنیکل ڈائریکٹر ...سٹرز سیالکوٹ ۔۔

**نمبر ۲۱۴۴ا :** میں محمد ادریس ولد محمد یسین خاں قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن نیروبی پوسٹ بکس ۵۵۵ ڈاکخانہ کینیا کالونی ضلع مشرقی افریقہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ ریلوے ملازمت پر ہے جس سے مجھے -/۲۸۵ شلنگ ماہوار اور ۱۰ فیصدی مہنگائی الاؤنس ملتا ہے میں آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر میری وفات کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ کی وارث صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد محمد ادریس۔
گواہ شد۔ محمد یسین خاں والد موصی نیروبی
گواہ شد۔ قاضی عبدالسلام بھٹی پریذیڈنٹ جماعت نیروبی۔

**نمبر ۷۱۴۴ا :۔** میں رحیم بخش ولد میاں عبداللہ صاحب قوم تیلی پیشہ مزدوری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک نمبر ۹ عبدالستار ڈاکخانہ چک نمبر ۴۵ بخشن خاں ضلع بہاولنگر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۷/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت جائداد کوئی نہیں۔ آمد سالانہ مبلغ چار صد روپیہ تقریباً ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد رحیم بخش موصی۔ نشان انگوٹھا
گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ
گواہ شد چوہدری شاہ محمد چک نمبر ۹ عبدالستار والا ضلع بہاولنگر

---

## درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار لمبے عرصہ سے بیمار ہے اور ذہنی الجھنوں میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر ایک تکلیف سے نجات دے۔ آمین۔ ضیاء الحق قریشی کراچی

(۲) میرے بھائی چوہدری محمد دین صاحب کی اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(چوہدری عبدالقدیر کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

(بقیہ صفحہ اول)

کسی کے کہنے پر نہیں کیا تھا۔ بلکہ قرآن مجید کا بیان فرمودہ یہ اصل ہی آپ کے پیش نظر تھا۔ کہ جس کے تحت آپ کی غیرت نے یہ گوارا نہ کیا۔ کہ آپ اس شخص کے سلام کا جواب دیں۔ کہ جو آپ کے آقا و مقتدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گالیاں دیتا تھا۔

حضور نے فرمایا۔ ایمان شیشے سے بھی زیادہ نازک چیز ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے انسان میں غیرت کا ہونا ضروری ہے۔ اگر انسان میں ایمانی غیرت نہ ہو۔ اور وہ جماعتی تنظیم میں فتنہ پھیلانے اور فساد کرنے والوں سے بطانت والا سلوک روا رکھنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھے۔ تو پھر اس کے ایمان کا ضائع ہونا یقینی ہے۔ اس کے عہد وفاداری کی کوئی وقعت اور حیثیت نہیں۔ اگر انسان اپنے ایمان کی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔ اور عہد وفاداری پر قائم رہنا چاہتا ہے۔ تو پھر اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس ایمانی غیرت کا مظاہرہ کرے۔ جس کا قرآن اس سے مطالبہ کرتا ہے۔ اس کے بغیر محض منہ سے وفاداری کا اعلان کر دینا سراسر بے معنی ہے۔ اور اس کا یہ گمان کہ اس کے باوجود وہ احمدی ہے۔ محض ایک دھوکہ ہے اور اس کے ذریعہ وہ دوسروں کو بھی دھوکہ دینا چاہتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ قرآن کا یہ اصل کہ لا تتخذوا بطانۃ من دونکم ان لوگوں کے متعلق ہے جو فتنہ و فساد چاہتے ہیں۔ اور نظام کو درہم برہم کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ وہ لوگ جو اختلاف رکھتے ہوں۔ اور خواہ وہ غیر مذاہب والے ہی کیوں نہ ہوں۔ اور ان کی نیت فتنہ و فساد کی نہ ہو۔ ان سے ملنے اور ان سے تعلق رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ اگر فتنہ پھیلانے والوں سے بھی اعلانیہ یعنی مجلس عام میں گفتگو ہو۔ تو اس سے بھی قرآن منع نہیں کرتا۔ اس نے تو فسادی عنصر کے ساتھ خفیہ طور پر ملنے کے خطرناک نتائج سے خبردار کیا ہے۔

حضور نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تم لوگ نوجوان ہو۔ آئندہ سلسلہ کا بوجھ تمہارے کندھوں پر پڑنے والا ہے۔ اگر تم قرآن مجید کے اس اصل پر قائم نہیں ہوگے۔ تو احمدیت تمہارے ہاتھوں میں محفوظ نہ ہوگی۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ تم ان باتوں کو سمجھو۔ قرآن مجید کی تعلیم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے فرائض کو کما حقہ ادا کرنے کی کوشش کرو۔ تاکہ تم احمدیت کی اس طور پر حفاظت کر سکو۔ جس طور پر خدا اس کو ساری دنیا کی بھلائی کے لئے محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے منافقین کے متعدد اعتراضات کا جواب دینے اور خدام کو ان خطرات سے آگاہ کرنے کے بعد کہ جن سے یہ منافقین جماعت کو دوچار کرنا اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی مشن کو ناکام بنانا چاہتے ہیں۔ خدام کے حق میں دعا فرمائی۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کی نسلوں کو خلافت کا محافظ بنائے رکھے اور جماعت میں خلافت کا سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے۔ وہ اور ان کی نسلیں قیامت تک احمدیت کا جھنڈا بلند رکھنے والی ہوں۔ اور آئندہ اسلام کی سربلندی کے لئے جو بھی جدوجہد ہو۔ اس میں ہمیشہ ہی ان کا اور ان کی اولاد کا حصہ ہو۔ فتنہ سالوں میں نہیں بلکہ مہینوں میں ختم ہو جائے۔ اور ان میں سے ہر ایک اپنی آنکھ سے دیکھ لے۔ کہ احمدیت کا حقیقی نظام کامیاب ہو گیا ہے اور دشمن کا اٹھایا ہوا فتنہ مٹی میں مل گیا ہے۔



اس کے بعد حضور نے خدام سے عہد دہروایا اور اجتماعی دعا کرائی۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ خدام الاحمدیہ کا اصل کام مخلوق خدا کی خدمت ہے۔ آپ لوگوں کو ہر جگہ بندگانِ خدا کی خدمت میں لگ جانا چاہیئے۔ پچھلے سالوں جو سیلابوں اور بارشوں کے وقت تم نے خدمت کا نہایت اعلیٰ نمونہ قائم کیا ہے جس کے اپنے اور پرائے سب معترف ہیں۔ اپنی اس نیک شہرت کو ماند نہ پڑنے دو۔ جب بھی ملک کو ایسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے تو خدمت کے لئے سب سے آگے آنے والے تم ہی ہو۔ اور لوگوں کے دل گواہی دیں کہ کام کرنے والے لوگ ہیں تو یہی ہیں۔ خدمت کا فریضہ نہایت بے لوث طریق پر اس جانفشانی سے ادا کرو کہ شدید سے شدید دشمن بھی تمہارا گہرا دوست بن جائے۔ اگر تمہارے اپنے اپنے علاقہ میں تمہاری خدمت سے متاثر ہو کر تمہارے مخالف بھی تمہارے دوست بن جاتے ہیں تو واقعی تم خدام الاحمدیہ کہلانے کے مستحق ہو۔ ورنہ تمہیں استغفار کرنی چاہیئے اور خدمت خلق کے کام کو اس معیار پر پہنچانا چاہیئے کہ جس کا احمدیت تم سے مطالبہ کرتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ کے تشریف لے جانے کے بعد اجتماع کا افتتاحی اجلاس مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت جاری رہا۔ سب سے پہلے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب مہتمم تعلیم مجلس مرکزیہ نے منافقین کی سرگرمیوں سے کلی براءت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے کامل وفاداری کے اظہار پر مشتمل ایک قرارداد پیش کی جو متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ بعد ازاں نائب صدر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے ایک اور قرارداد پیش کی جس میں اس امر کا اعلان کیا گیا کہ حالیہ فتنہ اٹھانے والے منافقین اپنے عمل سے اپنے آپ کو جماعت سے علیحدہ کر چکے ہیں۔ اس لئے ان کا اب جماعت مبائعین سے ہرگز کوئی تعلق نہیں۔ یہ قرارداد بھی اجتماع کے تمام خدام نے کامل اتفاق رائے سے منظور کی (ان ہر دو قراردادوں کا متن الفضل کی آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں) قراردادوں کی منظوری کے بعد کھیلوں اور ورزشی مقابلوں کا پروگرام شروع ہوا جو ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہا۔

(اجتماع کی مفصل کارروائی الفضل کی آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں)

## انتخاب عہدیداران تعلیم الاسلام کالج ہاکی ٹیم

ربوہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۶-۵۷ کے لئے تعلیم الاسلام کالج ہاکی ٹیم کے حسب ذیل عہدیدار منتخب ہوئے ہیں۔

پریذیڈنٹ:۔ پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے

کیپٹن:۔ عبداللطیف صاحب غزنوی

سیکرٹری:۔ نصیر احمد چوہدری



## اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

| نمبر سروس | پہلی سروس | دوسری سروس | تیسری سروس | چوتھی سروس | پانچویں سروس | چھٹی سروس | ساتویں سروس | آٹھویں سروس | نویں سروس | دسویں سروس |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| از سرگودھا برائے لاہور | ۳½ | ۴½ | ۵½ | ۶½ | ۷½ | ۸¾ | ۱۰ | ۱۱½ | ۱۳ | ۱۴½ |
| از لاہور برائے سرگودھا | ۳½ | ۵ | ۶½ | ۸ | ۹½ | ۱۰½ | ۱۲ | ۱۳½ | ۱۵ | ۱۶ |
| از گوجرانوالہ برائے سرگودھا | ۵¾ | ۱۰½ | ۱۵¼ | نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل مینیجر) | | | | | | |
| از سرگودھا برائے گوجرانوالہ | ۵¾ | ۱۰½ | ۱۵¼ | | | | | | | |